عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا — غلام احمد قادیانی

از الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار فی پرچہ تین پیسے

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ... ششماہی ... سہ ماہی ...

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۲ — نمبر ۱۲۷ — مورخہ ۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۵ء یوم سہ شنبہ مطابق ۲۵ شوال سنہ ۱۳۴۳ھ

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر وعافیت ہیں۔ تمام خاندان نبوت۔ خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب میں خدا کے فضل سے خیر وعافیت ہے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب معہ اپنے شاگردوں کے ڈیرہ بابا نانک اور گوجرہ ضلع لائل پور کے تبلیغی دورہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

چودھری بدر الدین صاحب علاقہ سندھ سے واپس آئے۔

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر قصور کیلئے تبلیغ تشریف لے گئے ہیں۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بھی ان کے ہمراہ ہیں۔

نظم

حُسنِ انجام

(از جناب مولوی محمد احمد صاحب بی اے ایل ایل بی کپور تھلہ)

بکوئے عشق گر دیوانہ باشی — بہ شہرِ ما بسے فرزانہ باشی
دل وجاں در سرِ کارِ تو کردم — چرے پُرسی چرا بیگانہ باشی
دو کار آید ہمے بایک کرشمہ — مرا اے اشک آب و دانہ باشی
دما دم صورتِ نو مے تراشی — مگر اے عشق تو دیوانہ باشی
ہمائے ہمتت را بال بکشا — الا تا چند در ویرانہ باشی
بہل افسانہ اسکندر و جم — بروزے چند خود افسانہ باشی
بگردوں بر فرازی آرزوہا — کہ دائم اندریں ے خانہ باشی

شود لبریز چوں پیمانۂ عمر ۔ حُباب آسا تہی پیمانہ باشی

سپارندت بگورے کام ناکام ۔ اگر خود گوہر یکدانہ باشی

ہمانا یک بیک آید قیامت ۔ تو محو زینت کاشانہ باشی

بکن سامان فردا نیست معلوم ۔ کہ فردا نیز باشی یا نہ باشی

ز سوز و ساز دُنیا وارہی گر ۔ بہ شمع دین حق پروانہ باشی

بکار دیں بری یا علم و عقلت ۔ ویا چوں عاشقاں دیوانہ باشی

برآواز طلب لبیک گویاں ۔ سراپا نعرۂ مستانہ باشی

نگہ بستہ بامداد خداوند ۔ حریف ہمت مردانہ باشی

بدہ انداز جاں مظہر چہ خواہی ۔ مقیم منزل جانانہ باشی

اخبار احمدیہ

شیخوپورہ میں مباحثہ

مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل بدوملہوی کے یہاں آنے پر اہلحدیث سے وفات مسیح ناصری ۔ صداقت مسیح موعود ۔ الہامات مسیح موعودؑ اور نبوت مسیح موعودؑ پر تین دن متواتر صبح و شام مناظرہ ہوتا رہا ۔ احمدی مناظر نے قرآن کریم ۔ احادیث نبوی اور اقوال بزرگان سلف کو پیش کرتے ہوئے وفات مسیح ناصری کو نہایت خوبی اور وضاحت سے ثابت کیا ۔ باقی مضامین کو بھی مولوی صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے بیان کیا ۔

تین اشخاص کے متعلق جنہوں نے چند دن ہوئے بیعت کے خط لکھے تھے ۔ شرائط مناظرہ کا فیصلہ ہونے سے پہلے ہی انہیں اطلاع موصول ہو چکی تھی ۔ کہ وہ ارتداد اختیار کرنے والے ہیں مخالفین نے ان کے ارتداد کا اعلان کیا ۔ مگر مناظرہ کے متعلق ہندو عیسائی اور مسلمان شرفاء نے اس بات پر شہادت دی ۔ کہ ہماری طرف سے فاضلانہ گفتگو ہوتی رہی اور فریق مخالف ہنسی مخول اور کمینہ حرکات سے وقت ٹالنے میں مصروف رہا ۔

نیازمند :۔ محمد شفیع خان احمدی ۔ شیخوپورہ

گجرات میں مباحثہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب ہوا ۔ چودہ دلائل قرآن مجید سے نبوت کے اجراء پر پیش کئے گئے ۔ جن میں سے ایک کو بھی مولوی محمد حسین کولوتارڑوی نہ توڑ سکا ۔ مناظرہ کے ختم ہوتے ہی ایک زمیندار نے جو گجرات کے پاس کے گاؤں کا رہنے والا تھا ۔ اعلان کیا ۔ کہ میں آج اس مناظرہ کو سنکر احمدی ہوتا ہوں ۔ الحمد للہ کہ ایک اور گاؤں میں جہاں پہلے کوئی احمدی نہیں تھا ۔ احمدیت کا بیج بویا گیا ۔ خاکسار جلال الدین شمس

کتب مسیح موعود کا امتحان دینے والے

حسب ذیل اور اصحاب نے کتب مسیح موعودؑ کا امتحان دینے والوں میں نام درج کرائے ہیں :۔

(۵۹) میاں غلام محی الدین صاحب ۔ سب انسپکٹر پولیس

(۶۰) ڈاکٹر چودہری عطار محمد صاحب ۔ دسوہہ

(۶۱) چودہری محمد علی خان صاحب ۔ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

(۶۲) صوبے خان صاحب پٹواری ۔ کتووال " " "

(۶۳) محمد علی خان صاحب اشرف ۔ بیرم پور

(۶۴) چودہری نبی بخش صاحب اجمیر (۶۵) نور محمد صاحب اجمیر

(۶۶) میاں عبد الحی صاحب پسر منشی عبد اللہ صاحب سیالکوٹ

(۶۷) غلام رسول صاحب ولد فضل الدین صاحب مانگا ۔

(۶۸) مستری غلام نبی صاحب ۔ حاجی پورہ (سیالکوٹ)

(۶۹) محمد بخش صاحب ملتان (۷۰) مرزا محمد شریف بیگ صاحب ملتان

(۷۱) شیخ فضل الرحمان صاحب " (۷۲) میاں قادر بخش صاحب "

(۷۳) بابو شیر خان صاحب " (۷۴) میاں غلام احمد صاحب "

(۷۵) میاں محمد عابد صاحب پسر مولوی بدر الدین صاحب "

(۷۶) منشی محمد حیات صاحب ملتان (۷۷) شیخ سمیع اللہ صاحب اکھنور (ریاست کشمیر) (۷۸) سید عبد الشکور صاحب اکھنور (ریاست کشمیر)

انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن کے کارکن

قریباً جملہ ممبران انجمن کی موجودگی میں جماعت کی موجودہ و آئندہ ذمہ داریوں کو پیش کر کے ایک جدید انتظام کی ضرورت ظاہر کی گئی ۔ اسکے بعد مرکز کی جملہ نظارتوں کے ماتحت بالاتفاق ذیل کے انتخابات عمل میں آئے ۔ چونکہ شہر حیدرآباد عرض و طول و آبادی کے لحاظ سے بہت بڑا ہے ۔ اسلئے یہ قرار پایا ۔ کہ ہر ایک صیغہ کے کم از کم تین افراد ذمہ دار گردانے جائیں یعنی سکرٹری ۔ جائنٹ سکرٹری ۔ اسسٹنٹ سکرٹری ۔ تاکہ اگر کبھی کوئی ایک ضرورتاً خدمت سے معذور رہے ۔ تو دوسرے کام کر سکیں ۔ اسماء عہدہ داران معہ پتہ حسب ذیل ہیں :۔

امور عامہ :۔ سکرٹری سیٹھ عبد اللہ بھائی صاحب الہ دین بلڈنگ سکندرآباد ۔ جائنٹ سکرٹری ۔ حافظ مولوی عبد العلیم خان صاحب وکیل ۔ اسسٹنٹ سکرٹری ۔ مسٹر ابراہیم بھائی صاحب

سکرٹری تبلیغ ۔ ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب گھانسی بازار متصل مہندی قدیم ۔ جائنٹ سکرٹری ۔ مولوی عبد القادر صاحب صدیقی ۔ اسسٹنٹ سکرٹری ۔ مولوی عبد القادر صاحب مچھلی بندر ۔ ابو الحسن صاحب رحمت اللہ گنج

تعلیم و تربیت و تالیف و اشاعت :۔ سکرٹری ۔ مولانا بہار الدین خان صاحب مولوی فاضل اندرون دروازہ روبروئے منڈلی گنبد قدیم ۔ جائنٹ سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی محمد عثمان صاحب مولوی فاضل ۔ جائنٹ سکرٹری تالیف و اشاعت ۔ مولوی میر اسحٰق علی صاحب وکیل مولوی فاضل اسسٹنٹ سکرٹری تعلیم و تربیت ۔ غلام حسن خان صاحب اسسٹنٹ سکرٹری تالیف و اشاعت ۔ شفیع خان صاحب

فنانشل :۔ سکرٹری ۔ سیٹھ محمد غوث صاحب مچھلی کمان جائنٹ سکرٹری ۔ محمد حیدر علی صاحب ۔ اسسٹنٹ سکرٹری عبد الرشید خان صاحب ۔

جنرل سکرٹری :۔ سید بشارت احمد ۔ جائنٹ سکرٹری حکیم میر سعادت علی خان صاحب ۔ اسسٹنٹ سکرٹری ۔ ڈاکٹر میر احمد سعید صاحب ۔ خاکسار سید بشارت احمد ۔ جنرل سکرٹری

اخبارات سلسلہ کی امداد کا طریق

عید الفطر کے موقعہ پر تحریک کی گئی تھی ۔ کہ ایک فنڈ کھولا جائے جس میں ماہواری چندہ سے زائد دو دو چار چار پیسہ فراہم کر کے داخل کئے جائیں ۔ اور غریب احباب خواندہ کے نام اخبارات جاری کرائے جائیں ۔ بفضل خدا اس تحریک سے پانچ خریدار مختلف اخباروں کے پیدا ہو گئے ۔ اگر اسی طرح دوسری جماعتیں بھی کوشش کریں ۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلدی شکایت کمی خریداران رفع ہو سکتی ہے ۔

حسن خان احمدی ۔ ہیڈ کنسٹبل پولیس
گھیانہ ۔ ضلع جھنگ

الفضل
(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی)
یوم سہ شنبہ - قادیان دار الامان - ۱۹ مئی ۱۹۲۵ء

ایک لاکھ چندہ خاص کی تحریک

جماعت احمدیہ کی بے نظیر اور قابل مبارکباد قربانی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اخراجات سلسلہ کے لئے ایک لاکھ چندہ خاص کی جو تحریک گذشتہ ماہ فروری میں فرمائی۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم اور جماعت احمدیہ کی بے نظیر قربانی اور عدیم المثال ایثار کی وجہ سے نہایت ہی کامیاب ہوئی ہے۔ کون نہیں جانتا جماعت احمدیہ غرباء کی ایک قلیل التعداد جماعت ہے۔ اور کسے نہیں معلوم۔ کہ یہ غریب اور قلیل جماعت خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت اور اشاعت وحفاظت اسلام کے لئے سالہا سال سے اس قدر مال صرف کر رہی ہے۔ جسقدر تمام دنیا کے کروڑوں مسلمان جن میں بادشاہ اور اُمراء بڑے بڑے دولتمند اور صاحب ثروت بھی شامل ہیں نہیں خرچ کر رہے۔ ایسی جماعت کا اپنے مقررہ اخراجات کے علاوہ کوئی چھوٹی موٹی رقم نہیں۔ بلکہ ایک لاکھ روپیہ بطور چندہ خاص تھوڑے سے عرصہ میں فراہم کرنے کے لئے اس قدر جوش اور ایثار دکھانا کوئی معمولی بات نہیں کسی دولت مند اور مالدار قوم کے لئے اس قدر رقم فراہم کر لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن وہ جماعت جس کے بیشتر افراد کو عام طور پر ضروری غذا اور مناسب کپڑا بھی میسر نہ آتا ہو۔ جسے مخالفین مالی نقصان پہنچانے حتےٰ کہ بھوکے اور پیاسے مار دینے کی کوشش کرنے سے دریغ نہ کرتے ہوں۔ جن کے افراد کے پاس نقدی کی صورت میں کچھ موجود ہونا تو الگ رہا۔ قرض کے بار سے دبے ہوئے ہوں۔ جن کی آمدنیاں ان کے ضروری اور لابدی اخراجات کے لئے ناکافی ہوں۔ اور جو باوجود ان حالات کے ہر ماہ یا ہر فصل پر اپنی آمدنی کا ایک حصہ باقاعدہ طور پر مرکز سلسلہ میں بھیجتے ہوں۔ ان کا دو اڑھائی ماہ میں اس قدر رقم مہیا کرنا ایک غیر معمولی بات اور اس امر کا ثبوت ہے کہ ؎

تونگری بدل است نہ بمال

اور دل حقیقت میں وہی دل ہے۔ جس میں خدمت دین کا ولولہ راہ مولیٰ میں خرچ کرنے کا جوش۔ اشاعت اسلام کی اُمنگ اور بنی نوع انسان کو گناہوں اور بداعمالیوں کی تاریکیوں سے نکالکر پاک اور معبود حقیقی کے منشاء کے مطابق زندگی بسر کرنے کے قابل بنانے کی تڑپ ہو۔ ورنہ جو دل ان جذبات اور احساسات سے خالی ہے۔ وہ دل نہیں۔ بلکہ سنگ خارا کا ٹکڑا ہے۔ گوشت کا متعفن اور ناپاک لوتھڑا ہے۔ بلکہ غلاظت اور گندگی کی پوٹ ہے۔

الحمد للہ کہ افراد جماعت احمدیہ نے گذشتہ مواقع کی طرح اس موقعہ پر بھی دنیا پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ ان کے سینوں میں دوسرے مسلمانوں کا سا دل نہیں۔ بلکہ وہ دل ہے۔ جو اس بات کے لئے تیار رہتا ہے۔ کہ جو کچھ بھی ہو اسے خدا تعالیٰ اور اسکے سچے دین کے لئے قربان کر دیا جائے۔ اور جب کوئی موقعہ پیش آتا ہے۔ اس خواہش کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیتا ہے۔

ہماری جماعت کے لوگوں کے قلوب میں یہ تغیر اور یہ انقلاب کیا اس امر کا پتہ نہیں دیتا۔ کہ ہم اپنا سب کچھ اسلام اور اشاعت اسلام کے لئے سمجھتے ہیں۔ اور یہ سمجھ ہمیں اس پاک انسان کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے جسے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود بنا کر احیاء اسلام کے لئے دنیا میں مبعوث فرمایا۔ اگر یہ اس کی قوت قدسی کا نتیجہ نہیں۔ تو بتایا جائے۔ وہ لوگ جو اس کے دامن فیض سے وابستہ نہیں وہ لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں ہوتے ہوئے کیوں اسلام کے لئے کچھ بھی قربانی نہیں کرتے۔ اور نہ کر سکتے ہیں۔ اسکے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کی دینی قربانیوں اور ایثار کی یہ کیفیت ہے۔ کہ دوست تو دوست دشمن بھی اگر طوعاً نہیں تو کرہاً اقرار کر رہے ہیں ؎

ابھی چند ہی دن ہوئے۔ اسی ایک لاکھ چندہ خاص کی تحریک کے خلاف اخبار "سیاست" نے ایک مضمون شائع کیا تھا۔ جس میں لکھا تھا:۔

"آئے دن چندے دیتے دیتے قادیانی مرید بھی کچھ تھک سے گئے ہیں۔ اور اپیل کا اثر تا حالی حوصلہ افزا نہیں"۔

اسے "نہایت معتبر ذرائع" سے معلوم ہونا بتایا گیا تھا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط اور جھوٹ تھا۔ اور ہم نے اسی وقت اس کی تردید کر دی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا:۔

"اس کا جواب ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں دینا چاہتے جس جوش وخروش کے ساتھ جماعت احمدیہ اپنے امام کی ایک لاکھ چندہ کی اپیل پر لبیک کہہ رہی ہے اس کا پتہ ان خطوط سے لگ سکتا ہے۔ جن کے اقتباس الفضل میں شائع ہو رہے ہیں۔ اور پھر چندہ کی اس رقم سے لگ سکتا ہے۔ جو نقد اور وعدہ کی صورت میں اسوقت تک فراہم ہو چکی ہے۔ لیکن باوجود اسکے ہم یہی کہینگے۔ کہ ان الفاظ کا جواب دینا ہماری جماعت کے تمام افراد کا فرض ہے۔ انہیں میعاد مقررہ کے اندر اندر ایک لاکھ روپیہ جمع کرکے بتا دینا چاہئے کہ وہ آئے دن چندے دیتے دیتے تھک نہیں گئے۔ بلکہ اور زیادہ چست ہو گئے ہیں۔ اور ان پر اس اپیل کا ایسا اثر ہوا ہے۔ جس کی نظیر ملنا ناممکن ہے"۔

الحمد للہ کہ جماعت نے ہماری توقع سے بہت بڑھکر جواب دیا تھا اور جماعت احمدیہ کو مبارک ہو۔ کہ اس کا جواب ایسا کافی اور شافی ثابت ہوا۔ کہ وہی "سیاست" جو آج سے چند دن قبل یہ کہہ رہا تھا۔ کہ احمدی چندے دیتے دیتے تھک گئے ہیں اور اپنے خلیفہ کی اپیل کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ وہی اب اپنے تازہ پرچہ (۱۳ مئی) میں یہ اعلان کر رہا ہے کہ:۔

"معتقدین قادیان اپنے خلیفہ کے ایماء پر بھوکے رہکر محنت کرکے بال بچوں کو بھوکا رکھ کر روپیہ دے رہے ہیں"۔

"الفضل ما شہدت بہ الاعداء" کی اس سے بڑھکر اور کیا مثال ہو سکتی ہے لیکن جس طرح "سیاست" کا اعتراض ہمارے لئے اور زیادہ ایثار دکھانے کا باعث ہوا۔ اسی طرح یہ اعتراف بھی مزید سعی اور کوشش کا موجب ہونا چاہیئے۔ اور ہر ایک احمدی جس نے تا حال چندہ خاص کی موعودہ رقم نہ ادا کی ہو۔ اسے جلد سے جلد ادائگی کر دینی چاہیئے تاکہ مقررہ میعاد کے اختتام پر نہ صرف یہ اعلان کیا جا سکے۔ کہ مطلوبہ ایک لاکھ نقد وصول ہو چکا ہے۔ بلکہ یہ کہا جا سکے کہ اس سے زیادہ بیت المال میں داخل ہو چکا ہے۔ اُمید ہے۔ احباب کرام ان تھوڑے سے ایام میں جو مقررہ میعاد میں باقی رہ گئے ہیں۔ انتہائی کوشش اور سعی سے کام لینگے۔

احمدی اور حج بیت اللہ

ہمیں اپنے مخالفین اور معاندین سے سب سے بڑا گلہ اور بے حد افسوسناک شکایت یہ ہے۔ کہ وہ ہماری مخالفت کرتے ہوئے صداقت اور راست بازی کو قطعاً ترک کر دیتے ہیں اور اپنے اعتراضات کی بنیاد جھوٹ پر رکھ کر عوام کو دھوکہ دینے سے دریغ نہیں کرتے۔ اس کی تازہ مثال اخبار "زمیندار" (۱۳ مئی) نے پیش کی ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"ان کے والد صاحب آنجہانی کے نزدیک حج بیت اللہ ایک بے سود چیز ہے۔ اور اسی لئے کوئی قادیانی حج کرنے نہیں جاتا"۔

حالانکہ یہ صریح جھوٹ اور شرمناک غلط بیانی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک حج اتنا ہی ضروری تھا۔ جتنا اسلام نے اسے ضروری قرار دیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بذات خود حج کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر سال کچھ نہ کچھ احمدی حج کے لئے جاتے ہیں۔ جن کا ذکر احمدی اخبارات میں بھی آتا رہتا ہے۔ ایسی حالت میں "زمیندار" کی یہ دروغ بیانی نہایت ہی قابل نفرت ہے۔ ہم حج کے لئے جانا ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر انہی شرائط کے ماتحت جو اسلام نے اس کے لئے رکھی ہیں۔

ہمارے خلاف اس قسم کی صریح غلط بیانی اور دروغگوئی کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ ان کے شرمناک اخلاق وعادات سے لوگوں کو اطلاع ہو۔

عیسائیت ہندوستان میں

ایک طرف عیسائی مشنریوں کی ان کوششوں کو دیکھو۔ جو ہندوستانیوں کو عیسائی بنانے کے لئے کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اس قسم کے بیانات ملاحظہ کرو۔ جیسا کہ چھوٹا ناگپور کے لاٹ پادری نے لنڈن کے البرٹ ہال میں حال ہی میں عیسائیت کے مبلغین کے اجتماع عظیم کے روبرو دیا۔ اور بذریعہ رویٹر بالفاظ ذیل اکناف عالم میں پہنچایا گیا ہے:۔

"اس لغو اور مبہم خیال پر کہ ہندوستان عیسائیت کے قریب تر ہے۔ مجھے ہمیشہ غصہ آتا ہے۔ ہندوستان آج عیسائیت کے اتنا ہی قریب ہے۔ جتنا کہ بیس سال پہلے تھا۔ اس میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں ہونے پایا۔ اور اصل میں تو وہ عیسائیت سے بعید تر ہو گیا ہے"۔

اہل ہند اور خصوصاً مسلمان اس اعلان کو پڑھکر خوش ہو رہے ہونگے۔ لیکن کیا واقعہ میں یہ خوش ہونے کا موقعہ بھی ہے۔ اس کا فیصلہ مردم شماری کی رپورٹوں سے ہو سکتا ہے۔ جو بتا سکتی ہیں کہ ہر دس سال کے بعد کس قدر کثیر تعداد میں ہندوستانی عیسائیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ وہ تعداد عیسائیت کی حقیقت سمجھکر اور اسکے مذہبی اصول کی دلدادہ ہو کر عیسائی نہیں بن رہی۔ بلکہ اپنی مفلوک الحالی اور ادنیٰ درجہ کی معاشرت سے نکلکر دنیوی فوائد کی خاطر عیسائی نام رکھا رہی ہے لیکن پھر بھی یہ ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ جس کی طرف متوجہ ہونا نہایت ضروری ہے۔

عبرت ناک موت

انسان میں باوجود سخت ضعیف البیان ہونے کے جس قدر تمرد اور سرکشی پائی جاتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے وہ جس طرح اپنی حقیقت سے غافل ہو کر ہلاکت اور تباہی کے گڑھے میں گرتا ہے۔ اس کا کسی قدر پتہ حسب ذیل واقعہ سے لگ سکتا ہے۔

لنڈن کی ۵ مئی کی خبر مظہر ہے۔ کہ خدا کے منکر لوگوں نے "غافلوں کی پارٹی" کے نام سے ایک انجمن بنا رکھی ہے۔ ان کا ایک جلسہ ہوا جسکے بعد ممبران انجمن کو ایک ہوٹل میں دعوت دی گئی۔ دعوت کے بعد حسب معمول تقریریں ہوئیں۔ انجمن کے صدر مسٹر جارج وائٹ نے کہا "آؤ۔ آج ہم کھائیں، پئیں اور مزے اڑائیں کیونکہ کل ہم مر جائینگے"۔ یہ کہکر وہ کرسی پر بیٹھا ہی تھا۔ کہ اسکی جان ہوا ہو گئی۔ اور اس حادثہ کی وجہ سے ممبروں کو دعوت کھانی نصیب نہ ہوئی۔ موت تو ہر ایک انسان کے لئے مقدر ہے لیکن ایسے انسانوں کی جو اپنی زندگی کا مقصد صرف دنیا میں کھانا اور پینا سمجھتے ہوں۔ اس رنگ کی موت نہایت ہی عبرت ناک ہے۔

چودھویں صدی کے مولوی

جب سے دیوبندیوں کو مباہلہ کے معاملہ میں شرمناک ہزیمت اور سخت ناکامی کا سامنا ہوا ہے۔ اسی وقت سے وہ جماعت احمدیہ کے خلاف موقع بے موقع زہر اگلنے اور عوام کو اشتعال دلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ آجتک ان سے یہ تو ہو نہیں سکا۔ کہ مباہلہ کے متعلق ہمارے آخری اور فیصلہ کن اعلان کا کوئی جواب دے سکتے۔ البتہ اپنی تحریروں اور تقریروں میں بدزبانی کر کے اپنے دل کا غبار نکالتے رہتے ہیں۔

دیوبندیوں کی خوش قسمتی یا درحقیقت بدقسمتی سے کابل میں احمدیوں کی سنگساری کے واقعات رونما ہوئے۔ اس پر ان چودھویں صدی کے ممتاز مولویوں کے گھروں میں گھی کے چراغ جلے۔ انکی طرف سے امیر کابل کو مبارکباد کے تار بھیجے گئے۔ جلسوں میں تائیدی ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ احمدیوں کو مرتد اور کافر کہکر واجب القتل قرار دینے میں صفحوں کے صفحے سیاہ کر دئے گئے۔ اور اسطرح مخالفین اسلام کو پھر یہ بھولا بسرا اعتراض یاد دلا دیا۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ اور تلوار ہی کے ذریعہ قائم ہے۔ ورنہ ذاتی طور پر اس میں کوئی خوبی اور کشش نہیں ہے۔

ہم نے اسکے متعلق پہلے بھی لکھا اور اب بھی لکھتے ہیں۔ کہ ہم احمدیوں کو مولوی خواہ کچھ قرار دیں۔ اسکا ہمیں اتنا رنج اور افسوس نہیں جتنا اس امر کا ہے۔ کہ انہوں نے اسلام کی طرف جبر اور تشدد کو منسوب کر کے اسکے روشن اور منور چہرہ کو مخالفین کی نظروں میں تاریک اور بدنما بنا دینے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور اسلام کے ساتھ انہوں نے وہ سلوک کیا ہے۔ جو بدترین دشمن بھی شاید ہی کرتے۔

لیکن خدا کی شان احمدیوں کو مرتد اور کافر کہکر واجب القتل قرار دینے والے یہ دیوبندی جنپر کفر کے فتوؤں کی پہلے ہی کوئی کمی نہ تھی۔ خود سر سے اس چکر میں آ گئے۔ چنانچہ حال ہی میں سنیوں کی جو کانفرنس مرادآباد میں ہوئی۔ اسکے ذکر میں انہیں خود اقرار کرنا پڑا۔ کہ سنی انہیں "گمراہ اور مرتد" سمجھتے ہیں۔ اب اگر احمدی دیوبندیوں کے نزدیک مرتد ہونے کی وجہ سے سنگسار کرنے کے قابل ہیں۔ تو پھر سنیوں کے نزدیک دیوبندی مرتد ہونے کی وجہ سے کیوں قابل دار نہیں۔ اور خاص کر اس صورت میں جبکہ اہل کابل اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں۔ کیا دیوبندی اپنی جاں بخشی کیلئے تو حکومت کابل کے اس فعل کی تائید نہیں کر رہے۔

دیوبندیوں کو ابھی سنی کانفرنس مرادآباد کا چرکہ بھولا نہ ہوگا۔ کہ لاہور کے مولوی دیدار علی صاحب نے انکے کفر کو پھر تازہ کر دیا۔ واقعہ یوں ہوا۔ کہ ایک مولوی حبیب صاحب جو بوجہ غربت "کسی مسجد کی امامت" کے امیدوار تھے۔ ان کے پاس "بغرض امتحان عقائد" لائے گئے جن سے انہوں نے ایک ہی جامع مانع سوال کیا۔ جسے "زمیندار" (۱۳ مئی) نے اصل الفاظ میں اسی طرح نقل کیا ہے۔

"آیا تم مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ اور تمام علمائے دیوبند اور سیاسی رہنمایان اسلام کو باوجود اسکے کافر سمجھتے ہو صحیح یا نہیں"۔ اس کا نہیں میں جواب پا کر مولوی دیدار علی صاحب نے فرمایا۔

"یہ بھی کافر ہے۔ قابل امامت نہیں"۔

اس فیصلہ پر "وہ غریب اسی وقت معزول کر دیا گیا"۔

اس پر ہم اپنے خیالات کا اظہار آئندہ کرینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ایک خطبہ جمعہ کا مفہوم

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ ایک پرائیویٹ سفر سے واپس تشریف لاتے ہوئے ۱۳ مارچ کو لاہور ٹھہر گئے چونکہ اس دن جمعہ تھا۔ اس لئے حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا چونکہ تاحال وہ اخبار میں شائع نہیں ہوا۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ کسی نے نوٹ کر کے نہیں بھیجا۔ اب میں اپنی یادداشت کی بنا پر اس کا مفہوم عرض کرتا ہوں۔

حضور نے اس مضمون پر کہ فطرت ترقی کے میدان میں کس طرح کام کرتی ہے۔ فرمایا۔ دیکھو دنیا میں حقیر سے حقیر چیز بھی غیر مفید نہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اس میں بھی بہت سے فوائد پوشیدہ ہوتے ہیں۔ جو کہ دنیا کی ترقی کے لئے بہت حد تک ممد ہیں۔ مثال کے طور پر سب سے حقیر چیز انسان اور حیوان کا فضلہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن غلہ وغیرہ کی پیداوار کے لئے کس قدر مفید ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا۔ تو ہمیں اعلےٰ سے اعلےٰ اناج بھی نہ مل سکتا۔ اسی طرح اور چیزوں کو لے لو۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ہر ایک چیز کی کچھ نہ کچھ غرض ہے۔ اگر بعض اوقات ہم اپنے محدود علم کی وجہ سے اس غرض کو دیکھ یا سمجھ نہیں سکتے تو اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا۔ کہ اس چیز کی کوئی غرض نہیں۔ انتڑیوں کے نیچے ایک غدود ہوتی ہے جس کو انگریزی میں Appendix کہتے ہیں۔ اور اس کی بیماری کو Appendicitis جو بہت ہلک ہوتی ہے۔ بہت عرصہ سے ڈاکٹروں کا خیال تھا۔ کہ اس کا انسانی زندگی میں کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ نقصان ہے۔ اس لئے تندرست آدمیوں کے بدن سے اسے نکال دینا بہتر ہے۔ لیکن اب پتہ لگا ہے۔ کہ یہ غدود بھی زندگی کے قیام کے لئے بدن کا ایک جزو لاینفک ہے۔ اس بارہ میں فرانس میں تجربے کئے گئے۔ کچھ بندر لئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض کی یہ غدود نکالی گئی۔ اور دوسروں کی اسی طرح رہنے دی۔ کچھ دنوں کے بعد اول الذکر بندروں کی صحت میں نمایاں فرق آ گیا۔ یہاں تک کہ وہ دبلے ہوتے ہوتے مر گئے۔

پس جب دنیا میں چھوٹی سے چھوٹی چیز کی بھی کچھ نہ کچھ غرض ہے۔ تو انسان کی جس کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے کتنی بڑی غرض ہوگی۔

اس کے بعد حضور نے انسانی غرض کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ جب انسان اس کو حاصل کر لیتا ہے۔ تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ اس انعام کو اپنے تک ہی محدود رکھے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے۔ تو اس کا ایمان ہر وقت خطرہ میں ہے۔ کیونکہ دنیا میں ہر ایک چیز ترقی کرتی ہے۔ اس حالت میں اس کے مخالف عناصر ترقی کرتے کرتے اس پر غالب آ جائیں گے۔ اور اس کا ایمان سلب ہو جائے گا۔ دیکھو جہاں گل ہوتا ہے۔ وہاں اس کے ساتھ ہی کانٹے بھی ہوتے ہیں۔ اگر مالی اس گل کی کانٹوں سے حفاظت نہیں کرے گا۔ تو وہ آخرکار کانٹوں میں دب جائیگا۔ اور اپنی ہستی کھو دے گا۔ اسی طرح ایک شخص مکان بنواتا ہے اور مکان کی آگ سے حفاظت کے لئے ہر طرح کے سامان مہیا کرتا ہے۔ لیکن کیا وہ اپنے مکان کو آگ سے بالکل محفوظ سمجھ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ جب تک اس کے ہمسایوں کے مکان محفوظ نہیں۔ اس کا بھی نہیں۔ پس ایمان کی حفاظت کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ تبلیغ۔ تبلیغ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک انفرادی اور دوسری اجتماعی۔ پھر اس کی توضیح فرمائی۔

اب وہ زمانہ نہیں۔ کم از کم شہروں میں تو وہ نہیں۔ کہ ہم لوگوں کو یہ کہکر کہ چونکہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب مسیح موعود ہیں کامیاب ہو سکیں۔ میرے نزدیک مخالفین کا یہ اعتراض کہ مسیح موعود کے آنے کی غرض کیا تھی۔ ایسا گر ہے جس کو پیش کر کے ہم دنیا پر فتح پا سکتے ہیں۔

حضور نے اس غرض اور حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ محض یہ کہہ دینا کہ حضرت صاحب نے اتنے مباحثے کئے اور اتنی کتابیں لکھیں۔ آپ کو سچا ثابت نہیں کر سکتا۔ نبی دنیا میں اسوقت نہیں آتے جب زبانی ایمان کی قلت ہو۔ بلکہ اسوقت آتے ہیں۔ جب دنیا میں بے دینی پھیل گئی ہو۔ یہی بڑی وجہ تھی حضرت مسیح موعود کے مبعوث ہونے کی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی نصرت کے لئے اتنے خارق عادت تائیدی نشان دکھائے اور وہ وہ علوم کے انکشافات کئے۔ جو کہ آپ کے دعویٰ کے زبردست ثبوت ہیں۔ پس اگر تم ان علوم کو دنیا کی ہدایت کے لئے لیکر کھڑے ہو جاؤ۔ تو دیکھو گے۔ کہ کامیابی اور کامرانی تمہارے پاؤں چومتی ہے۔

آخر میں حضور نے جماعت احمدیہ لاہور کے لئے چند عملی نصائح بیان فرمائیں۔ اور دعائیہ کلمات پر تقریر کو ختم کیا۔

ڈاکٹر محمد رمضان خاں۔ چھاؤنی لاہور

الفضل:۔ جہاں ڈاکٹر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے کچھ نہ کچھ خطبہ کا مفہوم لکھکر ارسال کیا۔ وہاں لاہور کے احباب پر افسوس بھی ہے۔ کہ انہوں نے کیوں مکمل خطبہ قلم بند کر کے نہ بھیجا۔ انہیں یہ دیکھکر کہ حضور کے ساتھ کوئی رپورٹر

مسیح موعود کون ہے؟

چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیشگوئی اپنی امت کے متعلق یہ بھی بیان فرمائی تھی:۔ لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع (الحدیث مشکوٰۃ صفحہ ۴۵۸) کہ اے مسلمانو۔ تم بھی ضرور پہلے لوگوں یعنی یہود و نصاریٰ کے طریقوں کی کامل پیروی کرو گے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ سرور کائنات صلعم کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوتی۔ چنانچہ جب ہم قرآن کریم میں پہلے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ تو اس میں یہود نامسعود کا ایک وصف یہ بھی پاتے ہیں۔ جس کو اللہ تعالےٰ آیت کریمہ:۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ (مائدہ رکوع ۳) میں بیان فرماتا ہے۔ کہ یہود کلام کو اس کے اصل محل سے پھیر دیتے۔ تا لوگوں کو صداقت کے قبول کرنے سے محروم کر سکیں۔ اور پھر فرمودہ نبوی کے مطابق جب ہم ان کے مثیلوں میں اس خصلت شنیعہ کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں بعینہٖ وہ حالت نظر آتی ہے۔ جو پہلے یہود کی تھی۔

اس کا تازہ ثبوت بابو حبیب اللہ صاحب کی وہ پیش کردہ تحریرات ہیں۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارات میں اختلاف ثابت کرنے کے لئے "اہلحدیث" میں شائع کی ہیں۔ میں نے ان عبارات میں سے کچھ بطور نمونہ ناظرین اخبار الفضل کے سامنے پیش کی تھیں۔ تاکہ بابو صاحب کی دیانت کا اندازہ لگا کر بقیہ حوالہ جات کو بھی ان پر قیاس کر لیا جائے مگر انہوں نے اس تحریر کو بھی جو میں نے ۳ مارچ ۱۹۲۵ء کے الفضل میں ان کے ایک اعتراض کے جواب میں لکھی تھی۔ دیانتداری سے نقل نہ کرتے ہوئے اس پر ایک اعتراض کر دیا ہے۔

ان کا اعتراض یہ تھا۔ کہ حضرت سیدنا احمد علیہ السلام ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:۔

"اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے۔ کسی نے بجز عاجز کے دعویٰ نہیں کیا...... بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا"

لیکن رسالہ تقریروں کا مجموعہ صفحہ ۴۲ پر فرماتے ہیں:۔

"حکیم مرزا محمود نام ایرانی لاہور میں فرد کش ہیں۔ وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں"

اس اعتراض کا ایک جواب جو میں نے دیا تھا۔ وہ خلاصۃً یہ ہے:۔

"حضور کا منشا یہ ہے۔ کہ کسی شخص نے ایسا مسیح ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ جو موعود یعنی رسول کریم صلعم کی بتائی ہوئی

علامات و نشانات کے مطابق ہونے کا مدعی ہو"

پھر موعود کی تشریح یوں بیان کی تھی :-

"سو حضرت اقدس کو انکار صرف اس مدعی کا ہے - جو مسیح موعود ہو - یعنی اپنے ساتھ وہ دلائل و براہین رکھتا ہو - جو نبی کریم صلعم نے اس کی صداقت کے لئے بیان فرمائی ہیں - اور یہی نہیں - بلکہ اپنے آپ کو ان کا مصداق بھی ٹھہراتا ہو . . . . لیکن مرزا حسین علی صاحب المعروف بہاء اللہ نے (بجائے اس کے کہ آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کا اپنے آپ کو مصداق ٹھہرانے اور اسلامی موعود بننے کی کوشش کرتے) قرآن شریف کو ہی منسوخ قرار دیا - اور اسلامی احکام کو اپنے مریدوں کے لئے تبدیل کر دیا - بلکہ اپنے آپ کو خدا منوانے کی بھی کوشش کرتے رہے - اور یہ کہیں بھی ثابت نہ کیا - کہ میں وہ مسیح ہوں . . . . . جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ اسلام کو ترقی اور تمام مذاہب پر غلبہ عطا کرے گا . . . . "

بابو صاحب موصوف نے مندرجہ بالا عبارت میں سے صرف یہ نقل کر سکے کہ :-

"حضور کا منشاء یہ ہے - کسی شخص نے ایسا مسیح ہونے کا دعویٰ نہیں کیا - جو موعود یعنی رسول کریم صلعم کی بتائی ہوئی علامات کے مطابق ہونے کا مدعی ہو"

یکم مئی ۱۹۲۵ء کے "اہلحدیث" میں یہ اعتراض کیا ہے - کہ ریویو آف ریلیجنز ماہ دسمبر ۱۹۲۴ء میں اس بات کا اقرار کیا گیا ہے کہ مرزا حسین علی صاحب کل ادیان کے موعود کے مدعی ہیں - چنانچہ ریویو کی عبارت یہ ہے :-

"بہائی مذہب میں بہاء اللہ کی آمد کوئی معمولی بات نہیں سمجھی جاتی - بلکہ ان لوگوں کا اعتقاد ہے . . . . کہ بہاء اللہ ہی وہ موعود ہے - جو ان سارے نبیوں کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا ہے . . . . . سب سے پہلی بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے - یہ ہے - کہ بہاء اللہ اس بات کا مدعی ہے - کہ میں ان پیشگوئیوں کے مطابق آیا ہوں - جو پہلے انبیاء کسی موعود کے بارہ میں کرتے چلے آئے ہیں"

یہ پوری عبارت بابو صاحب موصوف نے نقل کی ہے - اگر اس کی مزید تشریح ہم نے اسی کے ساتھ نہ کر دی ہوتی - تو پھر بھی بابو صاحب کو دفتر کی تھکان کے باعث اس کے نہ سمجھنے میں معذور خیال کر سکتا - لیکن جب اس کی تشریح ان لفظوں میں آگے موجود ہے - کہ حضور کو ایسے مدعی مسیحیت سے انکار ہے - جو اپنے ساتھ وہی دلائل اور نشانات رکھتا ہو - جو خود نبی کریم صلعم نے اس کی صداقت کے لئے بیان فرمائے ہیں - بلکہ اپنے آپ کو ان کا مصداق بھی ٹھہراتا - جو حد جیسا کہ حضرت اقدس

علیہ السلام کے فقرہ "در اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے" سے مترشح ہوتا ہے - کہ یہی چودھویں صدی وہ زمانہ ہے - جس میں کوئی مدعی آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کے مطابق ہو سکتا ہے (۲) نیز وہ یہ دعویٰ بھی رکھتا ہو - کہ اللہ تعالےٰ اس کے ذریعہ اسلام کو تمام مذاہب پر غلبہ عنایت فرمائے گا - لیکن مرزا حسین علی صاحب چونکہ سرے سے مذہب اسلام کو ہی منسوخ قرار دیتے ہیں - اور اپنے آپ کو (نعوذ باللہ) آنحضرت صلعم سے بھی افضل قرار دیتے ہیں - اسلامی احکام کو تبدیل کرتے ہیں (دیکھو رسالہ ریویو جنوری ۱۹۲۵ء) اسلئے وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں دربارہ مسیح محمدی کے کس طرح مصداق ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں - اور ہو سکتے ہیں - چنانچہ انہوں نے کہیں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ پیشگوئیوں کو اپنے اوپر چسپاں نہیں کیا - اور نہ وہ کر سکتے ہیں - ان کے مریدوں کا عوام کو دھوکہ دینے کے لئے جال پھیلانا الگ بات ہے - اس صورت میں بابو صاحب کا مرزا حسین علی صاحب کے صرف دعوے کو پیش کر دینا - اور وہ بھی اس طرح کہ جس موعود کی سب انبیاء مثل موسےٰ و عیسےٰ و محمد رسول اللہ صلعم نے خبر دی ہے - میں وہی ہوں - کوئی حقیقت نہیں رکھتا - اور نہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر مندرجہ ازالہ اوہام کے مخالف ہو سکتا ہے ⁂

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ اسبارے میں فیصلہ کن ہیں - کہ

"اس مدت تیرہ سو برس میں کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا"

اور مرزا حسین علی صاحب چونکہ مسلمان متصور ہی نہیں ہو سکتے - کیونکہ وہ پہلے جناب علی محمد صاحب باب کے متبع تھے - جنہوں نے اعلان کیا تھا - کہ آج کے دن سے قرآن کا زمانہ ختم ہو گیا - اور البیان کا دور آگیا - پس جو علی محمد صاحب کے ساتھ شامل ہو - وہ مسلمان نہیں ہو سکتا - کیونکہ وہ قرآن مجید کی شریعت کا زمانہ ختم سمجھتا اور البیان کے حکموں پر چلنے کا اقرار کرتا تھا - اس لئے حضورؑ کے فرمان کہ "کسی مسلمان نے دعویٰ نہیں کیا" کو صحیح ماننے کے سوا چارہ نہیں ⁂

راقم محمد یار - از قادیان

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے مناظرہ

۹ - ۱۰ - ارمئی ۱۹۲۵ء کو ڈیرہ بابا نانک میں جلسہ سالانہ اہل سنت والجماعۃ قرار پایا تھا - بدیں خیال کہ شائد مناظرہ ہو جائے - ہم نے جناب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کو قادیان سے بلایا -

جناب حافظ صاحب نے ۹ رمئی کو ایک تقریر صداقت اسلام پر بیان فرمائی - جس میں اسلام کی وہ خصوصیات جو اس کو دیگر مذاہب سے متمیز کرتی ہیں - بیان فرمائیں - طرز بیان ایسا لطیف اور موثر تھا - کہ بعض ہنود نے اوّل سے آخر تک حظ اٹھایا ⁂

۱۰ رمئی کو فریقین کے درمیان دو مضامین وفات حیات مسیحؑ اور امکان نبوت بعد آنحضرت صلعم پر مناظرہ قرار پایا - مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے سارے وقت میں صرف ایک حدیث یدفن معی فی قبری کو حیات مسیح کے ثبوت میں پیش کیا - اور باوجود جناب حافظ صاحب کے یہ کہنے کے کہ آپ وہی آیت (ان من اھل الکتاب) ہی پیش کریں - جسے آپ ہمیشہ پیش کیا کرتے ہیں - پیش نہ کر سکے - دوران تقریر میں انکے منہ سے نکل گیا "ہم بغیر حدیث چل نہیں سکتے" حافظ صاحب نے قبر کے لفظ پر مطالبہ کیا - کہ قبر بمعنے مقبرہ کسی لغت کی کتاب سے دکھا دیں - مگر آخر وقت تک نہ دکھا سکے - اور کہا - تم میں اگر کوئی ذی علم ہے - تو وہی قسم اٹھا کر کہدے - کہ قبر بمعنے مقبرہ نہیں آتا ؟ جواباً کہا گیا - اس جگہ اللہ کے فضل سے تین مولوی فاضل ہیں - اور ہر ایک نے قسم اٹھا کر بیان کیا - کہ قبر بمعنے مقبرہ کسی لغت کی کتاب میں نہیں آتا - اس پر وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے ⁂

صداقت حضرت مسیح موعود پر مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے مابین مباحثہ ہوا - مولوی اللہ دتا صاحب نے برعائت وقت تین معیار پیش کر کے حضرت مسیح موعود کی نبوت کو ثابت کیا - اور بار بار مطالبہ کیا - کہ کوئی ایک آدمی ہم کو ایسا دکھاؤ - جس نے نبوت کا دعویٰ کر کے ۲۳ سال جتنی لمبی مدت پائی ہو مگر کوئی مثال نہ پیش کی گئی ⁂

اللہ کے فضل سے اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کو وہ کامیابی حاصل ہوئی - کہ جس کے اقراری ہنود تک ہیں - اور اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے - کہ خصم نے مارے ندامت کے وقت مناظرہ ختم ہونے سے پیشتر ہی اسے بند کر دیا ⁂

ہم اس موقعہ پر حکام پولیس کے علاوہ اصحاب ذیل کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں - جن کے حسن انتظام سے یہ مناظرہ بانکو ہوا - ان کے اسماء گرامی یہ ہیں :- (۱) چوہدری عبد الغنی صاحب سیکرٹری میونسپل کمیٹی شہر ہذا - (۲) حکیم مہر حسن صاحب قریشی (۳) چوہدری عبد الغنی صاحب دہم (۴) شیخ کریم بخش صاحب دھرم کوٹی پریذیڈنٹ جلسہ اسلامیہ (۵) چوہدری منگتا صاحب (۶) چوہدری عبد المجید صاحب (۷) ... علی صاحب ⁂ (خاکسار محمد عبد اللہ مولوی فاضل - ڈیرہ بابا نانک)

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ ؍مئی۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم قاہرہ رقمطراز ہے۔ کہ کیتھولک فرقہ کے تمام گرجاؤں سے یہ انتباہ جاری ہو چکا ہے۔ کہ آئندہ جو لڑکیاں اور عورتیں بے حیائی کا لباس پہنے ہوں گی۔ انہیں گرجے میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔

برلن ۹ ؍مئی۔ عدالت انتخاب نے مارشل وان ہنڈنبرگ کے انتخاب کو جائز قرار دیا ہے۔

قسطنطنیہ ۸ ؍مئی۔ مجلس وزراء نے ۱۷ ؍اپریل کو اخبار "طنین" کی بندش کا حکم دیا تھا۔ اور اسی سلسلہ میں حسین جاہد بے اڈیٹر اخبار مذکور اور اسٹاف کے دو ممبروں کو گرفتار کر لیا گیا تھا ۲۲ دیگر اشخاص کو جن کا تعلق بغاوت کردستان سے معلوم ہوا تھا۔ سزائے موت دیدی گئی تھی۔ اب عدالت استقلال نے حسین جاہد بے ایڈیٹر اخبار "طنین" کو عمر قید کا حکم سنا دیا ہے۔ ان کو کسی صوبہ کے شہر میں رکھا جائے گا۔

لنڈن ۷ ؍مئی (ٹائمز کا خاص تار) اخبار ٹائمز کا نامہ نگار القدس سے لکھتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اس سکیم پر غور کرنے کے لئے تیار ہے کہ بحیرہ لوط (ڈیڈسی) سے فائدہ حاصل کیا جائے۔

ماسکو میں بالشویکی قانون مجلس کے انتخاب اب مکمل ہو گئے ہیں۔ ان تمام مجالس میں ۴۵۵۲ اشتراکی پارٹی کے اراکین منتخب ہوئے ہیں باقی جماعت کے ممبروں کی تعداد ۱۳۰۸ ہے۔ ان انتخابوں میں ۹۳۳ عورتیں بھی کامیاب ہوئی ہیں۔

وارسا ۸ ؍مئی۔ وارسا اور گردونواح میں متعدد بولشویک گرفتار ہوئے ہیں۔ جنہوں نے متعدد بم باریوں اور وزیر داخلہ کے دفتر سے سرکاری کاغذات کی چوری کی سازش کر رکھی تھی۔ [illegible] مفصل ہدایات ہاتھ آئی ہیں۔ اور بولشویکی سفیر سے ان کے متعلق کا ثبوت مل گیا ہے۔

ولایت اور امریکہ کے مابین ٹیلیفون کا سلسلہ جاری کرنے کے لئے تجربے ہو رہے ہیں۔ ساحل انگلستان اور ساحل امریکہ پر آلات قائم کر کے سلسلہ گفتگو جاری کر دیا گیا ہے۔ اور توقع ہے کہ وہ دن جلد آئے گا۔ جب کہ امریکہ اور انگلستان کے سوداگر آپس میں ٹیلیفون پر بات چیت کر سکیں گے۔

لنڈن ۱۱ ؍مئی۔ کل بعد از دوپہر مارشل فان ہنڈنبرگ جب برلن میں داخل ہوئے۔ تو ان کا نہایت زبردست خیر مقدم کیا گیا۔

لنڈن ۱۱ ؍مئی۔ پیرس کے باخبر حلقہ جات بیان کرتے ہیں کہ عبدالکریم نے جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اپنے بھائی کو تیشیوان

بدیں غرض بھیجا ہے۔ کہ وہاں جا کر وہ ہسپانوی علاقہ سے مقامی قبیلہ جبالہ سے لوگوں کو فوج میں بھرتی کریں۔

مشہد ۱۱ ؍مئی۔ بوجنبرد کے قریب ترکمانوں نے ایرانی فوج کا مقابلہ کیا۔ ایرانی فوج نے خوب جوہر دکھلائے اور ترکمانوں کو شکست دی۔ گمان کیا جاتا ہے۔ کہ ترکمانوں کو اس میں بہت بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

مشہد مقدس ۱۱ ؍مئی۔ شہد اور طہران کے درمیان ایک مقام عریان واقع ہے۔ جو مشہد سے تقریباً ۹۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہاں کسی پر اسرار عارضہ میں مبتلا ہو کر جس کی تشخیص نہیں ہو سکی۔ سو سے زیادہ گائیں مر گئیں۔

پیرس ۱۲ ؍مئی۔ اخباروں میں طنجہ سے آئی ہوئی ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک جرمن آبدوز کشتی متعدد بار سواحل ریف پر لنگر انداز ہوئی۔ اور وہاں سامان جنگ اتارا۔ جرمن لوگوں نے اہل ریف کا بھیس بدلا ہوا تھا۔

اکسفورڈ ۱۲ ؍مئی۔ انجمن الاقوام نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ سال میں بارہ کی بجائے ۱۳ مہینے ہوا کریں۔ اور ہر مہینہ میں ۲۸ دن رکھے جائیں۔

لنڈن ۹ ؍مئی۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ریگا لکھتا ہے۔ کہ ماسکو کی اطلاعات کے مطابق موسیو ٹراٹسکی ۴ ماہ کی جلاوطنی کے بعد ۸ ؍مئی کو پھر آ براجے۔

ہندوستان کی خبریں

مدراس ۹ ؍مئی۔ اسسٹنٹ پوسٹماسٹر جنرل مدراس کو گورنمنٹ مدراس نے یورپ کے طریقہائے ڈاک کے مطالعہ کے لئے وہاں روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۱۱ ؍مئی کو آپ مدراس سے روانہ ہو جائیں گے۔

بمبئی ۸ ؍مئی۔ آج مقدمہ قتل باؤلا کے سلسلہ میں مسٹر جناح نے ٹائمز آف انڈیا کے خلاف توہین عدالت کا مقدمہ چلانے کی درخواست کی۔ کیونکہ اخبار مذکور نے بعض شہادتوں پر رائے زنی کی تھی۔ مگر یہ درخواست مسترد کر دی گئی۔

شنبہ کو ڈاؤن پنجاب میل ہاوڑہ اسٹیشن پر ساڑھے تین گھنٹہ دیر کر کے پہنچی۔ تاخیر کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ رسول پور ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک بھینس گاڑی کے سامنے آ گئی۔ جس کی وجہ سے انجن کے دو پہیے پٹڑی سے اتر گئے۔

الہ آباد ۸ ؍مئی۔ اگروال جماعت کی [illegible]

سلسلہ میں آج وہ بھرت ملاپ جو گذشتہ دسہرہ میں الہ آباد کی فضا خراب ہونے کی وجہ سے نہیں ہو سکا تھا۔ سنایا گیا۔ افسران سرکاری نے فسادات کے اندیشہ سے پہلے ہی احتیاطی تدابیر کر لی تھیں۔ چنانچہ لاٹھیاں اور اسلحے لے کر نکلنے کی ممانعت کر دی گئی تھی۔

لاہور ۱۰ ؍مئی۔ ۶ ؍مئی کی درمیانی شب کو بھائی پھیرو کے گوردوارہ کے اندر جو اکالی تھے۔ ان کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بہت سے اکالیوں کے ضربات شدید آئیں جنہوں نے اس لڑائی کو دیکھا بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ لڑائی ایک لڑکے پر شروع ہوئی۔ اور دوسرا بیان یہ ہے کہ ایک طرف شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے پیروؤں اور دوسری طرف اکالی دل کے ارکان کے درمیان بُرے جذبات کی وجہ سے جو کچھ عرصہ سے پیدا ہو گئے تھے۔ یہ جھگڑا ہوا۔

۱۱ ؍مئی ۱۹۲۵ء کو سکھ عورتوں کا ایک بہت بڑا جلوس ست سری اکال کے جیکارے (نعرے) لگاتا ہوا مختلف بازاروں سے گذرا۔ اس جلوس میں سکھ عورتیں لیکچر دے رہی تھیں۔ جو گوردوارہ بل پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے حقوق کی طلبی پر زور دے رہی تھیں۔ سکھ عورتوں نے مختلف بازاروں میں لیکچر دیئے۔ بعض مقامات پر یورپین عورتوں نے ان کے فوٹو بھی لئے۔

حسین میر ایڈیٹر ضیا فتح پنچ کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۴ پنڈت ہری کشن مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش ہوا۔ عدالت نے زیر دفعہ ۱۵۳ الف ملزم پر فرد جرم لگا دی۔

ہز اگزالٹڈ ہائینس نظام نے انجمن ہلال احمر کو ان مسلمانوں کی امداد کے لئے جو یونان سے تبادلہ آبادی میں ترکی آ رہے ہیں۔ پچاس ہزار روپیہ دیا ہے۔

این۔ ڈبلیو۔ آر۔ کی ہڑتال میں بہت کم تبدیلی ہوئی ہے۔ ایجنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر کا اعلان ہے۔ کہ متعدد مقامات پر لوگ کام پر واپس آ گئے۔ ریلوے یونین کا بیان ہے۔ کہ بعض مقامات پر اور آدمیوں نے ہڑتال کر دی ہے۔

ایک خبر سے پایا جاتا ہے۔ کہ اخبار "وحدت" کے عملہ نے سیٹھ چھوٹانی کے خلاف دو ماہ کی تنخواہ ادا [illegible] نے کا دعویٰ دائر کیا ہے۔

الہ آباد ۱۳ ؍مئی۔ جائنٹ مجسٹریٹ نے پنڈت شام لال نہرو کو ۲۵ روپے جرمانے کی سزا دی ہے۔ کیونکہ آپ نے موٹر کے آگے بائیسکل کی بتیاں جلائیں۔ اور مجسٹریٹ کی رائے میں یہ فعل قواعد کی صریح خلاف ورزی ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ کوہاٹ کی اڑہائی ہزار [illegible] بیوائیں اور [illegible] چندی خانہ میں بیٹھی ہیں۔ انکی امداد کیلئے پہلے یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ لاہور میں آشرم کھولا جائے۔ لیکن فی الحال مناسب یہ سمجھا گیا ہے۔ کہ آشرم راولپنڈی ہی میں کھولا جائے۔

اشتہار بموجب زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ بنام مدعا علیہ

بعدالت جناب چودہری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

دیال رام ولد نارا چند۔ ذات نیرہ۔ سکنہ گھیانہ۔ مدعی

بنام شاہ بیگ ساؔ وغیرہ مدعا علیہ

دعویٰ سالم ؏

اشتہار بنام شاہ بیگ ولد ناماں تعل۔ نور تول۔ میاں۔ بیربل احمد خاں۔ پسران میر محمد اقوام بلوچ سکنائے چک ۲۱۶ لمی جھنگ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے کہ تم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہے ہو۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۲۵ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرو۔ ورنہ تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۲۵ء

مہر عدالت — دستخط حاکم

اشتہار بموجب زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ بنام مدعا علیہ

بعدالت جناب چودہری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

لالہ چوندا رام رام سرن بذریعہ لالہ چوندا رام۔ ولد لالہ ٹھکر اداس ذات مارتگ سکنہ گھیانہ مدعی بنام دیویدیال مدعا علیہ

دعویٰ ۷۰۰

اشتہار بنام دیویدیال ولد کالا رام ذات سوبجہ سکنہ جھنگ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ تم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہے ہو۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۲۵ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرو۔ ورنہ تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ مورخہ ۹ مئی ۱۹۲۵ء

مہر عدالت — دستخط حاکم